باب ششم:

مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ

منظوم تاثرات

یہ نہیں ہے قصہ لیلےٰ و قیس
درد کی میری کہانی اور ہے

زندہ ہوں لیکن شہید عشق بھی
یہ حیات جاودانی اور ہے

ہوں مرید میر وغالب شعر میں
پھر بھی لیکن رنگِ فانی اور ہے

جناب عابد وود؛ لندن

فنا کے ہاتھ میں تحلیل ہورہی ہے حیات

بھلانا چاہوں تو اس کو بھلا نہیں سکتا
میں اپنے آپ کو خود سے چُرا نہیں سکتا
فنا کے ہاتھ میں تحلیل ہورہی ہے حیات
میں خواب ہوں کہ حقیقت بتا نہیں سکتا

شگفتگی کا ہے موسم مگر ستم یہ ہے
کہ دشت روح میں اک گل کھلا نہیں سکتا
یہ میرے ہاتھ تو دیکھو میرے ستارہ شناس
انہیں دعا کے لئے کیوں اٹھا نہیں سکتا

یہ حکم ہے مرے روشن ضمیر منصف کا
کہ گھر میں بھی کوئی شمع جلا نہیں سکتا
وہ آندھیوں سے بھلا کیا مقابلہ کرلے
دیئے کی لو جو ہوا سے بچا نہیں سکتا

ہو میرے ہونٹوں پہ اک بات، دوسری دل میں
میرا ضمیر یہ تہمت اٹھا نہیں سکتا